42677
293

(باسمہ تعالیٰ)

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے قریبی رشتہ داروں میں ایک لڑکی ہے جو ذہنی طور پر بالکل معذور ہے۔ وہ اپنی صفائی ستھرائی وغیرہ کا کچھ خیال نہیں رکھ سکتی، جب تک نابالغ تھی تو والدہ اس کا بوجھ برداشت کر لیتی تھی، اب بالغ ہوئی تو ماہواری وغیرہ کی وجہ سے اور بھی مسئلے بڑھ گئے ہیں، بڑی پریشانی ہو رہی ہے، اور مختلف قسم کے اندیشے بھی ہیں وسوسوں کی حد تک، مختلف ڈاکٹروں نے بھی مشورہ دیا ہے کہ اس کا آپریشن کر کے بچہ دانی دور کی جائے تو اس طرح پریشانی کچھ کم ہو سکتی ہے، یقیناً وہ شادی کے لائق ہرگز نہیں ہے، اس لئے اگر شریعت میں اس کی گنجائش ہے تو اس کا آپریشن کرا کر ہماری پریشانی کچھ ہلکی ہو سکتی ہے! براہ کرم ہمیں شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

اگر کوئی لڑکی ذہنی اور جسمانی طور پر معذور ہو اور اپنی پاکی ناپاکی کا خیال نہ رکھ سکتی ہو تو اس کی ماہواری کا سلسلہ روکنے کیلئے بچہ دانی نکلوانے کے جواز و عدم جواز سے متعلق حتی المقدور تلاش کے باوجود کوئی صریح جزئیہ نہ مل سکا، البتہ اگر:

۱۔۔۔ مذکورہ معذور بچی کے حیض کی وجہ سے گھر والوں کو اذیت پہنچتی ہو۔

۲۔۔۔ آئندہ اس بیماری سے صحت کی امید نہ ہو اور نہ ہی اس بچی کے نکاح کی امید ہو۔

۳۔۔۔ بچہ دانی نکلوانے سے مقصود قطع نسل نہ ہو، بلکہ محض اذیت و تکلیف سے بچنا مقصود ہو۔

۴۔۔۔ آپریشن سے زندگی کو خطرہ نہ ہو۔

۵۔۔۔ آپریشن لیڈی ڈاکٹر ہی سے کروایا جائے۔

تو مذکورہ صورت میں آپریشن کے ذریعہ بچہ دانی نکلوانے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، کیونکہ بچہ دانی نکلوانے کی ممانعت کی اصل علت "قطع نسل" ہے اور قطع نسل کی علت مجنونہ میں نہیں پائی جاتی جبکہ اس کے نکاح کی کوئی امید نہ ہو، تاہم مذکورہ مسئلہ کا چونکہ کوئی صریح جزئیہ نہیں ملا، اس لئے دیگر اہل فتویٰ علماء سے بھی رجوع کر لیا جائے۔ (ماخذہ تبویب نمبر: ۸۵۳/۵۶، جو تبع شیخ الاسلام مد ظلہم)

الدر المختار (6 / 388):

وأما خصاء الآدمي فحرام قيل والفرس وقيدوه بالمنفعة وإلا فحرام

حاشية ابن عابدين (6 / 388):

(قوله وقيدوه) أي جواز خصاء البهائم بالمنفعة وهي إرادة سمنها أو منعها عن العض بخلاف بني آدم فإنه يراد به المعاصي فيحرم أفاده الأتقاني عن الطحاوي........

واللہ اعلم بالصواب

محمد عاصم عصمہ اللہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۰۵/ربیع الاول/۱۴۳۶ھ

۲۸/دسمبر/۲۰۱۴ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۱۴۳۶/۳/۶

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۱۴۳۶/۳/۶

0021

مضمون سوال وجواب

نام و پتہ مستفتی

الجواب حامداً ومصلیاً

۱ ...... اس سے متعلق کتب فقہ میں تلاش بسیار کے باوجود کوئی جزئیہ نہیں ملا، البتہ اگر مجنونہ کے حیض کی وجہ سے گھر والوں کو اذیت پہنچتی ہے، اور یہ اذیت بار بار گھر والوں کو لاحق ہوتی ہے، اور رحم نکلوانے کی ممانعت قطع نسل کی وجہ سے ممنوع ہے، اور قطع نسل کی علت مجنونہ میں نہیں پائی جاتی، کیونکہ اس کے نکاح کی امید نہیں، اس لئے آپریشن کے ذریعہ اس کا رحم نکلوانے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، بشرطیکہ اس آپریشن سے زندگی کو خطرہ نہ ہو، اور آپریشن لیڈی ڈاکٹر ہی کرے۔

۲ ...... مجنونہ کا ستر ڈھانپ کر فرض غسل کروانا یا غیر ضروری بال صاف کرنا گھر والوں پر لازم نہیں، تاہم اگر وہ مجنونہ کو غسل کرائیں، یا اس کے غیر ضروری بالوں کو ستر کو دیکھے بغیر پاؤڈر یا کریم وغیرہ سے صاف کریں، تو یہ جائز ہے۔

فی الهندیة: فی جامع الجوامع: حلق عانته بیده و حلق الحجام جائز ان غض بصره کذا فی التاتارخانیة (۳۵۸/۵)

وفی المجموع: واما المجنونة اذا انقطع حیضها فلایحل وطؤها حتی یغسلها (۳۹۲/۱)

۳ ...... محض حمل ٹھہرنے کے ڈر سے رحم نکلوانا جائز نہیں، کیونکہ اس کا متبادل طریقہ موجود ہے، اور وہ یہ کہ مجنونہ کو اپنے قابو میں رکھیں، اور باہر گھومنے پھرنے نہ دیں، البتہ اگر حیض کی اذیت سے بچنے کے لئے ہو، تو اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عصمت اللہ عصمہ اللہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۲۳/۱/۲۷ھ

جواب ذیل صحیح ہے، تاہم چونکہ صریح حکم نہیں ملا، اس لئے دوسرے علماء سے بھی رجوع کر لیا جائے۔ واللہ سبحانہ اعلم
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۲۴-۱-۱۴۲۷ھ